

کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے رمضان المبارک کی فضیلت کو امام کائنات حضرت محمد ﷺ نے یوں بیان فرمایا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الجنة تزحف لرمضان من راس الحول الى حول قابل قال فاذا كان اول يومه من رمضان هبت ریح تحت العرش من ورق الجنة على الحور العين فيقلن يا رب اجعل لنا من عبادك ازواجا تقربهم اعيننا وتقر اعينهم بنا (مشکوٰۃ ۱/۴۷۱ کتاب الصوم) بے شک جنت کو رمضان المبارک کیلئے ایک سال تک حزن کیا جاتا ہے تو جب رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کی نیچے سے ہوا چلتی ہے جو جسے کے پتوں سے گزرتی ہوئی حوریں تک پہنچتی ہے تو وہ کہتی ہیں اے اللہ اپنے بندوں میں سے ہمارے جوڑے بنا دے کہ ان سے ہمارے آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہماری وجہ سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کیلئے انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا آسمان سے وحی کے ذریعے کتابوں کی شکل میں احکامات نازل فرمائے اور سب سے آخر میں ختم الرسل ﷺ کو بھیجا جن کی تعلیمات قیامت تک لوگوں کو راہ ہدایت کی رہنمائی کرتی رہیں گی لیکن جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا یہ لطف و کرم اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو سرکش جنوں اور شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے تو ان میں سے کوئی دروازہ بھی کھولا نہیں جاتا۔

وینادی مصادیا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اکثر ولله عطاء من النار وذاك کل ليلة (ترمذی ۱/۱۴۷ کتاب الصوم) اور منادی کرنے والا منادی کرتا ہے اے بھلائی میں رغبت رکھنے والے آگے بڑھو اور اے برائی کی رغبت رکھنے والے باز آ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی جہنم سے آزاد کرنا ہے اور یہ عمل ہر رات جاری رہتا

فاروق الحسن یزدانی

فضائل مسائل رمضان المبارک

کتاب الصوم) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو کشتوری کی بُو سے بھی زیادہ پاکیزہ (محبوب) ہے۔ اس قدر محبوب عمل روزے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے خاص فضل و رحمت کرتے ہوئے سال میں ایک مہینہ فرض قرار دے دیا تاکہ جو لوگ اپنی سستی یا کالی کی وجہ سے عام دنوں میں روزہ رکھ کر یہ فضیلت حاصل نہیں کر سکتے وہ فرض سمجھ کر رمضان المبارک کو روزے میں گزار دیں تاکہ سبھی مسلمان یہ سعادت حاصل کریں۔

فضائل رمضان المبارک

پھر اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کو بابرکت بنایا اور عام مہینوں پر اس کو فضیلت و برتری عطا فرمادی جو دوسرے مہینوں کو حاصل نہیں کہ قرآن مجید سمیت تمام آسمانی کتب کا نزول اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک میں فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے: شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (البقرہ) کہ رمضان المبارک وہ (بابرکت) مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔

رمضان المبارک کا یہ بہت بڑا اعزاز ہے اور اس کی فضیلت کی دلیل بھی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلق ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین (بخاری ۱/۲۵۵ کتاب الصوم) جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ بخاری کی ہی ایک حدیث کے الفاظ ہیں: فتحت ابواب الجنة. کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین. اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم. ھینا ایہا الذین امنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ﴿۲/البقرہ﴾

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کا مقصد ان الفاظ میں واضح فرمایا ہے کہ:

الذی خلق الموت والحیوة لیلو کم ایکم احسن عملا. اللہ تعالیٰ نے زندگی اور موت کا نظام اس لئے بنایا ہے تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے اور پھر ان اعمال کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کی کچھ حدود و قیود بھی بیان فرمائیں ہیں کہ فلاں فلاں عمل اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والا ہے اور فلاں عمل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے انہیں اعمال میں سے ایک عمل روزہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے اور یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب ہے کہ اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

کل عمل ابن آدم له الا الصیام فانه لی وانا اجزی به (بخاری ۱/۲۵۵ کتاب الصوم) کہ آدم علیہ السلام کے بیٹے کا ہر عمل اس کے اپنے لئے ہے سوائے روزے کے اس کا یہ عمل میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا دوں گا۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسک (بخاری)

ہے اور اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے اس مہینہ کے دن رات لیل و نہار اور ایک ایک لمحے کو بابرکت بنا دیا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: من قام رمضان ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (بخاری ۲۶۹/۱ باب فضل من قام رمضان) کہ جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا (یعنی رات کو نماز پڑھی) اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔ من صام رمضان ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (بخاری ۲۵۵/۱ باب من صام رمضان) جس نے رمضان کا روزہ رکھا ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ان تمام احادیث سے رمضان المبارک کی فضیلت ثابت ہو جاتی ہے اس کے علاوہ بھی بے شمار آیات و احادیث ہیں۔ جن میں ماہ رمضان کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اختصار کے پیش نظر اس پر اکتفا کر کے چند ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ ہر آدمی کو کوشش کرنی چاہئے کہ رمضان المبارک کو اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق گزارے اور رمضان المبارک کا ایک ایک لمحہ غنیمت جانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نیکیوں کو اپنائے اور برائیوں سے اجتناب کرے۔

استقبال رمضان

بعض لوگ رمضان المبارک کے استقبال کے نام پر ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھ لیتے ہیں ایسا روزہ رکھنے سے ہادی برحق ﷺ نے منع فرمایا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا تقدموا صوم رمضان بیوم ولا یومین الا ان یکون صوم یصومہ رجل فلیضم ذالک الصوم (ابوداؤد ۳۲۶/۱ کتاب الصوم) کہ نہ رکھو رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کا روزہ۔ مگر وہ شخص جو اپنے سے روزہ رکھتا ہے تو وہ رمضان سے پہلے روزہ رکھ سکتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی ہر سوموار اور جمعرات کا روزہ ہمیشہ رکھتا ہے اب رمضان المبارک منگل یا جمعہ کو شروع ہو رہا ہے تو یہ آدمی اس دن سوموار یا جمعرات کا روزہ رکھ سکتا

ہے کیونکہ اس نے یہ روزہ معمول کے مطابق رکھنا ہے نہ کہ استقبال رمضان کیلئے۔

رویت ہلال

رمضان المبارک کا روزہ چاند دیکھ کر رکھنا چاہئے شک کی صورت میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا رايتموه فافطروا واذا رايتموه فصوموا فان غم علیکم فافطروا (بخاری ۲۵۵/۱ کتاب الصوم باب روية الهلال) جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اس کو دیکھو تو افطار کرو اگر تم پر مطلع ابراؤ ہو جائے تو پھر تم اس کا اندازہ لگایا کرو (یعنی شعبان اور رمضان کی گنتی ۳۰ تک مکمل کیا کرو) جیسا کہ دوسری حدیث میں الفاظ ہیں: فاکملوا العدة ثلثین۔ کہ تم تیس تک گنتی مکمل کیا کرو۔

چاند دیکھنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

هلال خیر و رشد هلال خیر و رشد هلال خیر و رشد امننت بالذی خلقک۔ (اے اللہ) اس کو خیریت اور ہدایت کا چاند بنا۔

میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے (اے چاند) تجھے پیدا کیا۔ (ابوداؤد ۳۲۷/۱ کتاب الادب) اس کے بعد آپ پھر یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله الذی ذهب بشهر کذا وجاء بشهر کذا (ابوداؤد ۳۲۷/۲) تمام تعریفیں اس اللہ ہی کیلئے ہیں جو ایسا مہینہ لے آیا اور ایسا مہینہ لے گیا۔ اور ایک دوسری حدیث میں یہ دعا بھی مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند کو دیکھتے تو فرماتے: اللهم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامة والاسلام ربی وربک الله (ترمذی ۱۸۳/۲ کتاب الدعوات) اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے امن ایمان سلامتی اور اسلام والا بنا۔ (اے چاند) میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

نوٹ

آج کل چاند دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی جاتی بلکہ حکومت کی اطلاع پر ہی انحصار کیا جاتا ہے اس لئے چاند کے طلوع ہونے کی جب بھی خبر ملے تو آدمی یہ دعا پڑھ سکتا ہے۔

نیت روزہ

رسول اللہ ﷺ نے ہر عمل کا دارومدار نیت پر قرار دیا ہے جو آدمی جس کام کے لئے جس چیز کی نیت کریگا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے مطابق جزا دیگا۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

انما الاعمال بالنیات وانما لكل امری ما نوى (بخاری ۲/۱ باب کیف کان بدء الوعی)

”بے شک اعمال کا دارومدار نیت پر ہے بے شک آدمی کیلئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی“

اس لئے ہر عمل کرنے سے پہلے اس کام کو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کیلئے کرنے کی نیت کرنی چاہئے مگر روزے کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ روزے کی نیت رات کو ہی فجر سے پہلے کر لینی چاہئے کیونکہ جو آدمی فرض روزے کی نیت فجر سے پہلے نہیں کریگا اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام له (ابوداؤد ۳۴۰/۱ کتاب الصوم) ترمذی ۱۵۴/۱ ابوب الصوم نسائی ۲۶۱/۱ کتاب الصوم) جو شخص فجر سے پہلے روزے کی نیت نہیں کریگا اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ صبح کے روزے کی نیت رات کو ہی کر لی جائے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فجر کے بعد بھی زوال سے پہلے نیت کر سکتا ہے تو یہ فرض روزے کے لیے درست نہیں اور نیت کا تعلق دل کے ارادے اور عزم سے ہے جو لوگ زبان سے وضو غد نوبت من شهر رمضان کے الفاظ کہتے ہیں وہ خلاف سنت کام کرتے ہیں۔ اس لئے اس سے اجتناب ضروری ہے اور پھر ذرا اس کے معانی پر غور کریں تو عقلاً بھی یہ لفظ کہنا درست نہیں کیونکہ ان الفاظ کے معانی ہیں میں نے کل کے روزے کی نیت کی اور یہ الفاظ سحری کے

کھانے کے بعد کبے جاتے ہیں جیسا کہ ٹی وی اور ریڈیو پہ بھی سنائے جاتے ہیں سوال یہ ہے کہ اگر تو اسی دن کے روزے کی نیت کر رہا ہے تو کل کے روزے کی نیت کہہ کر جھوٹ بول رہا ہے اور اگر آئندہ آنے والے کل (دن) کی نیت کر رہا ہے تو پھر جس دن کا یہ روزہ رکھ رہا ہے اس کی نیت کہاں گئی اس لئے یہ الفاظ غلط ہیں نہ تو عقلاً صحیح ہیں اور نہ ہی قرآن وحدیث میں اس کا کوئی ثبوت ہے۔

قیام اللیل

ویسے تو ہر مسلمان کو قیام اللیل کا ہر رات اہتمام کرنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے لیکن رمضان المبارک میں اسکا اجر وثواب بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قام رمضان ايماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه. جو شخص رمضان کا قیام ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے کریگا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں مگر یہ بات یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں صرف وہی اعمال قبول ہوتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہوں۔ جو اعمال آپ ﷺ کی سنت کے خلاف ہوں گے وہ ہرگز قبول نہیں کئے جائیں گے خواہ وہ اجر وثواب کے لحاظ سے بہت بھاری ہی کیوں نہ ہوں؟ ناطق وحی رسول حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد (بخاری ۱/۳۷۱ کتاب الصلح - مسلم ۲/۷۷) کہ جو شخص بھی ہماری شریعت میں کوئی ایسا عمل ایجاد کریگا جو اس میں نہیں ہے تو وہ عمل رد کر دیا جائیگا اس لئے ہر آدمی کو چاہئے کہ اپنی زندگی کے ایک ایک عمل کو اسوہ رسول اللہ ﷺ کے مطابق ادا کرے تاکہ وہ قبولیت کا درجہ حاصل کر کے اجر وثواب کا باعث ہو رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں وتر سمیت گیارہ رکعات عشاء اور فجر کی نماز کے علاوہ رات کو ادا فرمایا کرتے تھے۔ غیر رمضان میں آپ ﷺ تہجد کے وقت ادا فرماتے تھے اور رمضان المبارک میں

آپ نے تین دن مختلف اوقات میں ادا فرما کر امت کی سہولت کیلئے عشاء کے متصل بعد پڑھنے کی بھی اجازت فرما دی۔ آپ ﷺ کی اس نماز کو قیام اللیل تہجد اور تراویح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں تراویح کے نام سے مشہور ہیں تو اس لحاظ سے تراویح کی نماز وتر سمیت گیارہ رکعت ہی سنت قرار پائی اس سے کم یا زیادہ رکعات کو سنت رسول ﷺ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ ام المومنین صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ما كان رسول الله ﷺ يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة (بخاری ۱/۱۵۴ کتاب التہجد باب قیام اللیل ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ) کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں کرتے تھے اس لئے سنت تراویح وتر سمیت گیارہ رکعات ہی ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں حدیث سے بھی ثابت ہے اور جدید علمائے احناف کے اقوال بھی اس پر دلالت کرتے ہیں کہ میں رکعت یا اس سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی سنت نہیں ہے۔ تفصیل کا یہاں محل نہیں اگر مقصود ہو تو اس مسئلہ پر مستقل کتب موجود ہیں ان کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

رات کے آخری حصے میں اور فجر سے پہلے کھانا کھانے کو سحری کا کھانا کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ ارشاد نبوی ہے: تسحروا فان في السحور بركة (بخاری ۱/۲۵۷ کتاب الصوم مسلم ۱/۳۵۹ کتاب الصوم) سحری کھانے میں برکت ہے۔

سحری کا وقت

سحری کھانے کا بہترین وقت سحری کے آخری وقت یعنی فجر سے پہلے کھانا ہے بعض ۳-۴ گھنٹے یا اس سے کم یا زیادہ وقت پہلے کھانا کھالیتے ہیں اور پھر بعض فجر کی نماز تک سوئے رہتے ہیں اور بعض اس کے بعد تک تو یہ درست نہیں ہے۔ روزہ تو اگرچہ ہو جائیگا مگر ایسا شخص سحری کی برکت سے محروم ہوگا کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ دیر سے سحری کھاتے

تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تسحرنا مع رسول الله ﷺ ثم قام الى الصلوة قلت كم كان بين الاذان والسحور قال قدر خمسين آية (بخاری ۱/۲۵۷ کتاب الصوم) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی۔ پھر آپ نماز کیلئے کھڑے ہوئے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ تھا (تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا) کہ جتنے وقت میں پچاس آیات پڑھی جاسکتی ہیں۔ اس لئے سحری ہمیشہ آخری وقت میں کھانی چاہئے۔ اگر آدمی جلدی ہو اور صبح وقت کم ہے تو وہ وضو کر کے سحری کھالے بعد میں غسل کر کے نماز پڑھ لے اس کا روزہ درست ہے۔ بعض لوگ ایسی صورت میں غسل کے پھر میں سحری کھانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اہمات المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور امہ سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں:

ان رسول الله ﷺ كان يدركه الفجر وهو جنب من اهلته ثم يغتسل ويصوم (بخاری ۱/۲۵۸ کتاب الصوم مسلم ۱/۳۵۴ کتاب الصوم) بے شک رسول اللہ ﷺ کو جنابت کی حالت میں فجر ہو جاتی (تو آپ سحری کھالیتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے)

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

بعض امور ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حيض ونفاس

جس عورت کو روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو وہ روزہ چھوڑ دے کیونکہ اس کا روزہ ختم ہو جاتا ہے اور جب اس کے یہ ایام گزر جائیں تو باقی روزے رکھے اور جتنے روزے اس کے چھوٹ گئے ہیں رمضان المبارک کے بعد ان کی قضا دے لے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عورتوں کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا:

الیس اذا حاضرت لم تصل ولم تصم
(بخاری ۳۳/۱ کتاب الحیض) کہ کیا یہ صورت نہیں ہے کہ
جب عورت حائضہ ہو جاتی ہے تو نہ وہ نماز پڑھتی ہے اور نہ ہی
روزہ رکھتی ہے؟

جماع

اسی طرح اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے حالت روزہ
میں جماع کرے تو ان دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ایسا
کرنے والا شخص روزے کی قضا دے گا اور روزہ توڑنے کا
کفارہ بھی ادا کریگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا:

هلكت قال مالك قال وقعت على امراتي
وانا صائم قال رسول الله هل تجد رقية تعفها
قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين
متتابعين قال لا قال فهل تجد اطعام ستين مسكينا
قال لا..... الخ (بخاری ۲۵۹/۱ کتاب الصوم)

اللہ کے رسول ﷺ میں ہلاک ہو گیا آپ ﷺ نے
فرمایا تجھے کیا ہوا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے روزے کی
حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے تو رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ تو طاقت رکھتا ہے کہ ایک غلام آزاد کرے؟ وہ
کہنے لگا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تو مسلسل دو مہینے روزہ رکھنے
کی طاقت رکھتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ تو
ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ
نے تھوڑی دیر انتظار کیا اور ایک نوکرا کھجوروں کا لایا گیا آپ
نے فرمایا کہ یہ نوکرا لے اور تمام کھجوریں غریبوں مسکینوں میں
تقسیم کر دے اس نے عرض کیا اللہ کے رسول مدینہ میں مجھ
سے زیادہ غریب بھی کوئی نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ
مسکرائے اور فرمایا جا گھر جا کے کھالے اللہ تیرا کفارہ قبول
کرے گا۔

تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمی روزے کی
حالت میں جماع کرے اولاً تو وہ ایک غلام آزاد کرے اگر
اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے اور اگر یہ بھی
نہ کر سکتا ہو تو ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلائے لیکن اس کا یہ

مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آدمی رمضان المبارک میں ایسی
غلطی کرے اور کفارہ ادا کر دے کیونکہ المادار لوگوں کیلئے
ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلانا کوئی مشکل نہیں ہے۔ ایسا کرنا
بہت سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنا ہے یہ کفارہ تو
صرف اس صورت میں ہے کہ آدمی اپنے جذبات پر قابو نہیں
رکھ سکا اور اس سے یہ فعل ہو گیا ورنہ ہر انسان کو حتی الوسع
پرہیز کرنا چاہئے اور جان بوجھ کر ایسی غلطی نہیں کرنی
چاہئے۔

قے کرنا

اگر کسی آدمی کو خود قے آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹا
نہیں اور اگر کوئی جان بوجھ کر قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ
جاتا ہے خواہ تھوڑی قے کرے یا زیادہ۔ بعض لوگوں نے جو
تقسیم کی ہوئی ہے کہ نہ بھر کر آئے یا ایک ہی دفعہ زیادہ آئے
تو پھر روزہ ٹوٹتا ہے یہ سب غلط ہے۔ قے تھوڑی ہو یا زیادہ
اگر جان بوجھ کر کی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من زرع البقيس فليس عليه قضاء ومن
استقاء عهدا فليقص (ترمذی ۱۵۳/۱ ابواب الصوم)
جس شخص کو خود قے آجائے اس پر قضاء نہیں اور جو جان
بوجھ کر قے کرے تو وہ قضاء دے۔

کھانا پینا

روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کھانے پینے سے
بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذا نسي فاكل او شرب
فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه
(بخاری ۲۵۹/۱ کتاب الصوم) جب کوئی آدمی بھول کر کھایا
پی لے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے بے شک اس کو اللہ تعالیٰ نے
کھلا دیا اور پلا دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول کر
کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جان بوجھ کر کھانے پینے
سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

روزے کی حالت میں جن کاموں سے

پرہیز لازمی ہے

روزہ صرف کھانے پینے کو ترک کرنے کا ہی نام نہیں
بلکہ ہر اس عمل سے پرہیز کرنا لازمی ہے جن سے اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے یا جن کاموں کو ناپسند کیا
ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اگر روزے کی حالت میں بعض جائز
امور مثلاً کھانا پینا اور جماع وغیرہ حرام ہو جاتے ہیں تو جو کام
شریعت میں سرے سے ہیں ہی حرام وہ کیونکر جائز ہو سکتے
ہیں؟ آج ہمارے اکثر لوگ روزہ تو رکھ لیتے ہیں۔ مگر پھر
سارا دن ٹی وی یا وی سی آر پر گندی فلمیں یا ڈرامے دیکھنے
میں گزار دیتے ہیں۔ بعض فحش گانے سنتے ہیں اور کوئی لذت اور
شہرت پر جو اٹھتا ہوا یہ کہتا ہے کہ جی روزہ بھی تو بھانا ہے۔

میرے بھائیو یہ سب کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
ﷺ کی نافرمانی کے ہیں ان سے عام ایام میں بھی پرہیز
لازمی ہے چہ جائیکہ رمضان المبارک میں روزے کی حالت
میں کئے جائیں اسی طرح بعض نوجوان سکولوں اور کالجوں
کے کمیونہ پہ منڈلاتے رہتے ہیں اور رمضان المبارک کے
آخری عشرہ میں تو بازاروں میں نوجوانوں کی بھیڑ ہوتی
ہے۔ میری ماؤں بہنوں سے بھی گزارش ہے کہ اولاً تو
کوشش کریں کہ خود بازار سے شاپنگ کرنے کی بجائے اپنے
باپ بیٹے خاوند یا بھائی کے ذریعے مطلوبہ چیز منگوائیں اگر
کوئی مجبوری ہو تو اپنے کسی محرم کے ساتھ جا کر رمضان
المبارک کے ابتدائی ایام میں خرید سکتی ہیں۔ کوئی چاند رات کو
جانا تو ضروری نہیں ہے جس طرح بعض آدمی آوارہ نوجوان اپنے
گھروں سے بے فکر بازاروں میں آوارہ گردی کرتے ہیں
اسی طرح بعض عورتیں بھی بن بن کر صرف بازاروں کی رونق
اور ہلہ گدہ دیکھنے کیلئے جاتی ہیں۔ یاد رکھو یہ سارے اعمال
روزے کو برباد کر دیتے ہیں۔ ہادی کائنات ﷺ نے اپنی
مبارک زبان نبوت سے ارشاد فرمایا:

من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله
حاجة في ان يدع طعامه وشرابه (بخاری ۲۵۵/۱)

(کتاب الصوم)

گے اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے۔

افطاری کروانا

افطاری کے وقت کوشش کرنی چاہئے کہ کسی دوسرے بھائی کا روزہ افطار کروایا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من فطر صائما كان له مثل اجره غير انه لا ينقص من اجر الصائم شيئا (جامع ترمذی/۱۶۶) جامع (ابواب الصوم)

جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا تو اس کو اس کی مثل اجر ملے گا اور روزے دار کے ثواب میں سے بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

تو اس طرح آدمی کو اپنے روزے کا ثواب تو ملتا ہی ہے ساتھ ہی اس کو دوسرے کے روزے کا بھی اجر مل جائیگا۔ بلکہ تمام لوگوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ ایک دوسرے کی چیز سے روزہ افطار کریں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم تو صرف اپنی چیز سے ہی روزہ افطار کریں گے تاکہ ہمارا ثواب کسی دوسرے افطار کروانے والے کو نہ مل جائے تو میرے بھائیو! رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرمادی ہے کہ اس سے روزے دار کے اجر و ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ روزہ کی افطاری کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ افْطَرْتُ (ابوداؤد/۲۳۹ کتاب الصوم) اے اللہ میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تیرے رزق سے ہی افطار کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ افطاری کر لیتے تو یہ دعا پڑھتے۔

ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَأَبْطَلَتِ الْغُرُوفُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ (ابوداؤد/۳۲۸ کتاب الصوم)

پاس ختم ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا اس لئے یہی دعائیں پڑھنی چاہئیں خود ساختہ الفاظ کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسجد میں اللہ

جو شخص جھوٹ اور گناہ کے کام نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ (یعنی اس کا کھانا پینا چھوڑنا اور کھاتے پیتے رہنا برابر ہے) اسی طرح چغلی، غیبت، لڑائی، جھگڑا، گالی گلوچ، حرام دیکھنا، ناجائز سنہ، اور بولنا سب کام روزے کے منافی ہیں۔ اس لئے ان سے اجتناب انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کرنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جائز امور

روزے کی حالت میں بعض ایسے کام بھی ہیں جن کا کرنا جائز ہے مثلاً غسل کرنا، تیل لگانا، سرمہ لگانا، آئینہ دیکھنا، سنگھسی کرنا وغیرہ جائز ہے ان سے روزے کی صحت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

افطاری

سارا دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق روزے کی حالت میں گزار کر اب افطاری کا وقت ہوا ہے تو اس وقت جتنی خوشی روزے دار کو ہوتی ہے اس کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں کوئی دوسرا شخص بیان نہیں کر سکتا۔ خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا افْطَرَ فَرَحٌ
وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرَحٌ بِصَوْمِهِ (بخاری/۲۵۵ کتاب الصوم)

کہ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو اس کو افطار کے وقت ہوتی ہے اور ایک خوشی قیامت کے دن ہوگی مگر بعض لوگ افطاری کے وقت تاخیر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں جی سارا دن روزہ رکھا ہوا ہے اب پانچ منٹ اور انتظار نہیں کر سکتے اور اس طرح وہ دیر سے افطار کرتے ہیں۔ حالانکہ جب سورج غروب ہو جائے تو پھر تاخیر نہیں کرنی چاہئے بلکہ جلدی افطار کر لینا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ (بخاری/۲۶۳ باب تعجيل الافطار) جب تک لوگ افطاری میں جلدی کریں

تعالیٰ کی عبادت کیلئے بیٹھنے کو اعتکاف کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كان رسول الله ﷺ يعتكف العشر الاخير من رمضان (بخاری/۲۷۱ ابواب الاعتكاف)

رسول اللہ ﷺ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کرتے تھے۔ اعتکاف صرف مسجد میں ہی ہو سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ (البقرة)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَلَا اعتكاف الا في مسجد جامع

(ابوداؤد/۳۲۲ کتاب الصيام) کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہی ہوتا ہے اسی طرح معتكف آدمی کیلئے روزے کی حالت میں بھی ہونا ضروری ہے۔ عورتیں بھی اعتکاف کر سکتی ہیں مگر مسجد میں اگر مساجد میں عورتوں کے اعتکاف کا انتظام نہ ہو تو وہ اعتکاف نہ کریں آج کل گھروں میں عورتیں اعتکاف کر لیتی ہیں تو یہ درست نہیں ہے ویسے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں مگر اس کو اعتکاف نہیں کہا جاسکتا۔ معتكف آدمی ضرورت کے وقت اپنے گھر میں بھی جاسکتا ہے۔ مثلاً اس کو مسجد میں کھانا پہنچانے والا کوئی نہیں تو کھانے کیلئے گھر جاسکتا ہے یا کوئی اسی طرح مجبوری بن جائے تو وہ گھر جائے مگر زیادہ دیر ٹھہرنے کی بجائے ضرورت پوری کر کے فوراً مسجد میں واپس آئے۔

صدقۃ الفطر

مسلمان جب رمضان المبارک کا مہینہ روزے کی حالت میں گزارتے ہیں تو اس ماہ مبارک کے آخر میں کچھ صدقہ کرنا رسول اللہ ﷺ نے فرض فرمایا ہے۔ کیونکہ اس سے ایک تو اللہ تعالیٰ کے حضور شکر یہ کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور دوسرا اگر دوران روزہ کوئی لغزش، غلطی ہو گئی تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کی کوپرا فرمادیتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

فرض رسول اللہ ﷺ زکوۃ الفطر طہرۃ
للصیام من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین۔
(ابوداؤد ۲۳۳۴/۱ کتاب الزکوۃ)

رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر فرض کیا جو کہ روزوں
کیلئے پاکیزگی ہے فضولیات اور گناہوں سے اور مسکین کیلئے
کھانا ہے

کتب احادیث میں فطرانہ کو صدقہ فطر یا زکوۃ الفطر کہا گیا
ہے مگر ہمارے ہاں چونکہ فطرانہ کا لفظ معروف اور مستعمل ہے
اس لئے بات کو واضح کرنے کیلئے اس کو فطرانہ بھی کہا جائیگا۔
اور یہ فطرانہ ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ غلام ہو
یا آزاد غریب ہو یا امیر اس میں مال کا کوئی نصاب مقرر نہیں
ہے بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ فطرانہ اس پر فرض یا واجب ہے
جس پر زکوۃ فرض ہے تو یہ غلط ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

فرض رسول اللہ ﷺ زکوۃ الفطر صاعا
من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر
والذکر والانثی والصغیر والكبیر من المسلمین
(بخاری ۲۰۴۱/۱ باب فرض صدقۃ الفطر)

رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر فطرانہ فرض کیا ہے
ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع جوئے خواہ غلام ہو یا
آزاد مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا۔ اس لئے ہر مسلمان کو خواہ
وہ روزے رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو فطرانہ ادا کرنا چاہئے جو کہ ایک
صاع ہے۔ آج ہمارے مروجہ طریقہ کے مطابق دو کلو سو گرام
کے قریب بنتا ہے اس لئے احتیاطاً تقریباً اڑھائی کلو گرام یا
اس کی باریک ریٹ کے مطابق قیمت ادا کرنی چاہئے۔
جہاں آٹا استعمال ہوتا ہے مثلاً شہری علاقوں میں وہاں آٹے
کی قیمت اور جن علاقوں میں چاول زیادہ استعمال ہوتا ہے
وہاں چاول کی قیمت یا جس چاول ادا کئے جائیں۔

فطرانہ کا وقت

فطرانہ عید کی نماز ادا کرنے سے قبل ادا کرنا چاہئے۔
ہمارے بعض علاقوں میں لوگ عید الفطر کی صبح کو فطرانہ ادا
کرتے ہیں۔ حالانکہ چاہئے کہ دو چار دن پہلے ادا کر دیا

جائے۔ تاکہ اس کا جو ایک مقصد غرباء و مساکین کو عید کی
خوشیوں میں شریک کرنا ہے وہ بھی شریک ہو سکیں مثلاً کوئی
بچوں کیلئے کپڑے بنالے گا جو تا خرید لے گا یا عید کے دن
اتجھے کھانے کا بندوبست کر لے گا جبکہ عید کے دن فطرانہ کی
رقم ملنے پر کا حق اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ایک یا دو دن پہلے فطرانہ ادا کر
دیتے تھے جیسا کہ بخاری میں منقول ہے۔

کانو یعطون قبل الفطر بیوم او بیومین
(بخاری ۲۰۵۱/۱) کہ صحابہ کرام فطرانہ عید سے ایک یا دو دن
پہلے ۱۰۱ کر دیتے تھے۔

عید الفطر

رمضان المبارک کے جب انتیس دن گزر جائیں تو
چاند دیکھ کر عید کرنا چاہئے کیونکہ قمری مہینہ کبھی ۲۹ دن کا ہوتا
ہے اگر مطلع ابر آلود ہو تو پورے تیس دن مکمل کر کے عید الفطر
ادا کرنی چاہئے عید الفطر کے دن غسل کر کے عید کے دن کو
نئے یا دھلے ہوئے صاف ستھرے کپڑے پہن کر عید گاہ جانا
چاہئے۔ عید الفطر کے لئے طاق کھجوریں کھا کر جانا چاہئے
اگر کھجوریں میسر نہ ہوں تو چھوڑے یا کوئی اور میٹھی چیز بھی
کھائی جاسکتی ہے۔ عید گاہ میں آتے جاتے راستہ تبدیل کرنا
بھی سنت ہے اور راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے
جانا چاہئے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ
اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد۔ عید الفطر کی نماز مسجد سے
باہر کھلے میدان میں ادا کرنی چاہئے جو کہ بغیر اذان اور
اقامت کے دو رکعت باجماعت ادا کی جائے گی۔ نماز کے
بعد امام صاحب خطبہ دیں گے وہ بھی سب کو سننا چاہئے اور
بعد میں اجتماعی دعائیں شریک ہونا چاہئے اس دعا کی اہمیت کا
اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
ان عورتوں کو بھی اس دعا میں شریک ہونے کا حکم فرمایا ہے
جنہوں نے کسی شرعی عذر کی وجہ سے نماز ادا نہیں کرنی۔
حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

امرنا رسول اللہ ﷺ ان نخرجھن فی
الفطر والاضحی العواتق والحیض وذوات

الخدور فاما الحیض فیعزلن الصلوۃ ویشهدن
الخیر و دعوة المسلمین (مسلم ۲۹۱/۱ کتاب صلوۃ العیدین)
ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم عید الفطر اور
عید الاضحیٰ میں جو ان حضرات والیاں اور پردہ نشین تمام عورتوں
کو عید گاہ لیکر جائیں البتہ حائضہ عورتیں نماز سے الگ رہیں
اور بھلائی (صدقات دینا اور خطبہ سننا) وغیرہ میں شریک
ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ اس حدیث سے
یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی عید گاہ جا کر باجماعت عید کی
نماز ادا کرنی چاہئے اس مسئلہ میں اور بھی احادیث ہیں مگر
اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

شوال کے روزے

شوال کے چھ روزوں کی بھی بہت فضیلت احادیث
میں آئی ہے یہ روزے رکھنا نہ تو ضروری ہیں اور نہ ہی رمضان
المبارک کا حصہ لیکن چونکہ ان کا بہت زیادہ ثواب بیان ہوا
ہے۔ اس لئے ان کی فضیلت کو یہاں بیان کیا جاتا ہے تاکہ
عامۃ المسلمین میں سے جو چاہیں یہ اجر حاصل کر لیں حضرت ابو
ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔

ان رسول اللہ ﷺ قال من صام رمضان ثم
اتبعہ ستامن شوال کان کصیام الدھر
(مسلم ۳۶۹/۱ کتاب الصیام) بے شک رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے
بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے
پورے سال کے روزے رکھے۔

برادران اسلام: یہ اجر اس شخص کیلئے ہے جو رمضان
المبارک کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق گزارتا ہے اس
میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے اپنے
آپ کو بچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی خیر و
برکت سے نوازے اور توفیق عطا فرمائے کہ ہم کتاب و سنت
کے مطابق رمضان المبارک کا مہینہ گزاریں تاکہ اس کے اجر و
ثواب کے مکاحق حق دار بن سکیں۔ آمین یا الہ العالمین۔

اللهم وفقنا لما تحب وترضی